نہیں۔ تلخیص الجبیر میں ہے یعنی امام شافعی۔ دارقطنی بیہقی نے روایت کیا ہے کہ ایک عورت ایک قافلہ میں تھی اس نے اپنا کام ایک شخص کے سپرد کیا یعنی اس کو اپنا ولی بنا لیا۔ اس نے نکاح پڑھ دیا حضرت عمرؓ کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے نکاح کرنے والے اور نکاح پڑھنے والے دونوں کو دُرّے مارے اس روایت میں اگرچہ انقطاع ہے۔ جس کی وجہ سے اس روایت میں ضعف آ گیا۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اصل ولی وہی ہے جس کو خدا نے ولی بنایا ہے۔ پس اصل ولی ہوتے ہوئے عارضی ولی کا اعتبار نہیں مشکوٰۃ میں حدیث ہے فالسلطان ولی من لا ولی لہ یعنی جس کا کوئی ولی نہیں اس کا ولی بادشاہ ہے اگر اپنے آپ ولی بنانا درست ہوتا۔ تو پھر اس فرمان کی کیا ضرورت تھی کہ جس کا کوئی ولی نہیں اس کا ولی بادشاہ ہے پس معلوم ہوا کہ سوال کی صورت میں اگر ولی ہوتے ہوئے دوسرے کو ولی بنایا گیا ہے تو نکاح درست نہیں جب نکاح درست نہ ہوا تو دونوں کو حضرت عمرؓ کے فعل کے مطابق دُرّے لگنے چاہئیں۔ عبداللہ امرتسری روپڑی

حرام رشتے

دودھ سے کون کون سے رشتے حرام ہیں؟

سوال ۔ ایک لڑکے اور لڑکی نے ایک ایک عورت کا دودھ تقریباً چار یا پانچ روز پیا ہے کیا اس عورت کی مشترکہ دودھ پلانے والی عورت کی دوسری لڑکی کے ساتھ مشترکہ دودھ پینے والے لڑکے کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پہلے نکاح ہو چکا ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب ۔ مشکوٰۃ میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ رواہ البخاری (مشکوٰۃ باب المحرمات)

یعنی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شے ولادت سے حرام ہوتی ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رضاعت سے وہ تمام تعلقات حرام ہوں گے۔ جو ولادت سے ثابت ہوتے ہیں، مثلاً ولادت میں ایک عورت کی اولاد سب آپس میں بہن بھائی ہوتے ہیں ٹھیک اسی طرح جس لڑکے

یا لڑکی نے کسی عورت کا دودھ پیا ہے وہ گویا اس عورت کی اولاد ہوگی جب اولاد ہوگئی تو اب اس عورت کے کسی لڑکے یا لڑکی سے اس کا رشتہ درست نہیں ہوگا۔ اسی طرح جن دو نے کسی عورت کا دودھ پیا۔ خواہ ایک وقت پیا یا الگ الگ اور الگ الگ کی صورت میں دونوں کے درمیان خواہ تھوڑا وقت ہو یا کئی سالوں کا ان سب صورتوں میں ان کا رشتہ آپس میں اور اس عورت کی باقی اولاد کے ساتھ درست نہیں ہوگا۔ بلکہ اس عورت کا خاوند ان دودھ پینے والے بچوں کا باپ اور خاوند کا بھائی چچا ہوگا۔ اس طرح باقی تعلقات خالہ، ماموں والے ثابت ہو جائیں گے۔ کیونکہ رضاعت ولادت کے قائم مقام ہے۔

مشکوٰۃ میں ہے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ (متفق علیہ)

یعنی حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ میرا رضاعی چچا آیا اس نے اندر آنے کے لئے مجھ سے اذن طلب کیا میں نے اذن دینے سے انکار کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے دریافت کیا فرمایا وہ تیرا چچا ہے اذن دیدے میں نے کہا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے۔ مرد نے نہیں پلایا تو پھر چچا کس طرح ہوگیا۔ فرمایا تیرا چچا ہے اس کو داخل ہونے دے اور یہ واقعہ پردے کے حکم کے بعد کا ہے۔

نیز مشکوٰۃ میں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ (رواہ مسلم)

حضرت علی رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا آپ کو اپنے چچا حمزہ رض کی بیٹی میں نکاح کی رغبت ہے وہ قریش میں نہایت خوبصورت لڑکی ہے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ حمزہ میرا رضاعی بھائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو رشتہ نسب کی وجہ سے حرام کیا ہے وہ رضاعت سے بھی حرام کیا ہے۔ اس قسم کی روایتیں بہت ہیں جن سے

ثابت ہوتا ہے باپ چچا تایا خالہ ماموں بھانجا بھتیجا وغیرہ یہ تمام تعلقات جیسے ولادت سے ثابت ہوتے ہیں ویسے رضاعت سے بھی ثابت ہوتے ہیں، دونوں میں کچھ فرق نہیں۔ پس سوال کی صورت میں رشتہ جائز نہیں اگر پہلے ہو چکا ہو تو جدائی کرادی جائے چنانچہ مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے بعد ایک مرد عورت میں جدائی کا ارشاد فرمایا۔ عبداللہ امرتسری روپڑی

رضاعت کا بیان

رضاعت کی تعریف

سوال رضاعت کسے کہتے ہیں؟

جواب مسئلہ رضاعت کی بابت یہاں کئی اختلاف ہیں۔

(اختلاف اول) پہلا اختلاف یہ ہے کہ صرف پستان سے دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہوگی یا برتن میں ڈال کر پلانے سے یا شاکر چمچے وغیرہ کے ذریعہ منہ میں ڈالنے سے یا ناک میں ٹپکانے سے یا حقنہ کرنے سے یا کسی دوائی میں دینے سے بھی حرمت ثابت ہو جائے گی۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام کے صفحہ ۲۱۱ میں لکھا ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ جمہور علماء کہتے ہیں جب بدن کی غذا بن جائے خواہ کسی طرح بن جائے۔ اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی۔ حنفیہ اور ہادیہ کہتے ہیں حقنہ سے حرمت ثابت نہیں ہوگی گویا کہ وہ رضاعت کے لفظ کو دیکھتے ہیں جیسے اہل ظاہر کا بھی یہی خیال ہے وہ کہتے ہیں، رضاعت کے معنی پستان سے دودھ چوسنے کے ہیں پس پستان سے دودھ چوسے تو حرمت ثابت ہوگی، ورنہ نہیں۔ لیکن حنفیہ کہتے ہیں منہ میں ڈالنا اور ناک میں ٹپکانا بھی پستان سے چوسنے کے حکم میں ہے صرف حقنہ سے حرمت ثابت نہیں ہوگی اور اہل ظاہر کہتے ہیں منہ میں ڈالنے، ناک میں ٹپکانے بلکہ برتن میں ڈال کر پینے سے بھی حرمت ثابت نہیں ہوگی صرف پستان سے چوسنے سے حرمت ثابت ہوگی کیونکہ رضاعت کے یہی معنی ہیں۔

جمہور علماء کی دلیل ترمذی اور ابوداؤد کی احادیث ہیں۔ ترمذی میں ہے۔

لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ (بلوغ المرام)